Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۰ شوال ۱۳۹۳ھ ۔ ۶ نبوت ۱۳۵۲ہش ۔ ۶ نومبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۵۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۵ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل سے سر میں چکروں کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفاء عطاء فرمائے۔

ربوہ ۔ ۵ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ کل سر میں درد کی تکلیف رہی۔ آج کمزوری اور ضعف ہے۔ ٹانگ میں درد کی تکلیف بھی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کی تیاری کے لئے روحانی، علمی اور دینی تربیت حاصل کرنے کے بعد

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکتیسواں (۳۱ واں) سالانہ اجتماع غیر معمولی کامیابیوں اور برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا

اختتامی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خدام احمدیت سے ولولہ انگیز خطاب

آسمان سے غلبۂ اسلام کی بشارت پوری ہونے کی آواز بلند ہو چکی ہے تم اپنی تمام صلاحیتوں کو اس مہم کیلئے وقف کردو

تم ساری دنیا کی خدمت اور بھلائی کیلئے پیدا کئے گئے ہو اپنے اس مقام کو ہمیشہ پیش نظر رکھو

ربوہ ۔ ۵ نبوت ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکتیسواں سالانہ مرکزی اجتماع غیر معمولی کامیابیوں، برکتوں اور فضلوں کے درمیان کل ۴ نبوت کی شام کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام احمدیت سے جو زندگی بخش اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا اس کا لفظ لفظ ایسا تھا جو قلوب میں اُترا جا رہا تھا اور غلبۂ اسلام کی عظیم آسمانی بشارت پہ نیا اور تازہ ایمان پیدا کر رہا تھا۔ دلوں کے زنگ دُور ہو رہے تھے اور پورے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری تھی۔ سامعین جن سے پنڈال پُر تھا اور جن میں ملک کے طول و عرض سے آنیوالے ہزارہا خدام و اطفال کے علاوہ بکثرت انصار بھی موجود تھے بار بار پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ خلیفۂ وقت کے ساتھ اپنے خلوص و عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کی جس عظیم مہم کی اور اسکے نتیجہ میں اسلام کے جس عالمگیر انقلاب عظیم کی بشارت دی تھی اس کا آغاز حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ ہو چکا ہے یہ مہم پورے عروج پر ہے۔ بگل بج چکا ہے۔ آسمان سے آواز بلند ہو چکی ہے کہ تمام ادیان باطلہ پر اسلام کے غلبہ کا وقت قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا تم اس عظیم آسمانی مہم میں پوری ہمت اور جوش کے ساتھ حصہ لو اور کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے ارشاد خداوندی کے مطابق اپنی تمام صلاحیتوں کو بنی نوع انسان سے سچی اور بے لوث ہمدردی کے لئے وقف کر دو۔ دعاؤں پر زور دو اور جماعت کے ہر طبقہ کی ایسے رنگ میں تربیت کرو کہ ان میں سے ہر ایک اسلام کا جانباز سپاہی ثابت ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے اس امر پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خدام کا یہ اجتماع بہت سی کامیابیوں اور برکتوں سے معمور رہا۔ حضور نے اپنی تقریر کے اختتام پر یہ اعلان بھی فرمایا کہ اس دفعہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پہ خدام کی مجلس شوریٰ نے اپنے نئے صدر کے انتخاب کے سلسلے میں بطور سفارش جس رائے کا اظہار کیا ہے میں اسے منظور کرتے ہوئے مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد (سابق مبلغ انگلستان) کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دو سال کیلئے صدر مقرر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مبارک کرے

حضور نے اس موقعہ خدام الاحمدیہ کے سابق صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے بہت ہمت، محنت، جانفشانی اور خوش اسلوبی کے ساتھ صدارت کی اہم ذمہ داریوں کو نبھایا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ واضح رہے کہ محترم چوہدری صاحب موصوف اب عمر کے لحاظ سے انصار اللہ میں شامل ہوگئے ہیں۔

حضور کی تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تین بجکر دس منٹ پر بذریعہ کار مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ حضور نے آج بھی از راہ شفقت وہ رومال گلے میں پہن رکھا تھا جو حضور نے بطور نشان خدام کے لئے مقرر فرمایا ہے جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر اھلاً و سھلاً و مرحبا۔ اللہ اکبر۔ حضرت خاتم النبیین زندہ باد۔ اسلام زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پُرجوش نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔

علم انعامی اور اسناد خوشنودی

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مولوی عبدالسلام صاحب طاہر نے کی۔ بعدہٗ حضور نے مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کو علم انعامی عطا فرمایا کیونکہ وہ اپنی کارکردگی کے لحاظ سے اول رہی ہے۔ اس موقعہ پر مکرم اللہ بخش صاحب معتمد مجلس مرکزیہ نے یہ اعلان کیا کہ کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال حلقہ سوسائٹی کراچی دوم اور مجلس اطفال کنری سندھ سوم رہی ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی کارکردگی کے لحاظ سے ضلع کراچی اول۔ ضلع تھرپارکر دوم اور

(باقی ...)

اراکین انصار اللہ توجہ فرمائیں

جواں ہمت انصار سائیکلوں پر اجتماع میں شمولیت فرمائیں

انصار اللہ کا سالانہ مرکزی اجتماع بے شمار برکات اپنے جلو میں لئے قریب تر آ رہا ہے۔ اراکین انصار اللہ اپنے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار ہیں۔ نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد امسال سائیکلوں پر اپنے اجتماع میں شامل ہوئی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی کا باعث ہوئی ہیں۔ جواں ہمت انصار کو بھی تحریک کرتا ہوں کہ وہ بھی سائیکلوں پر سوار ہو کر اپنے اجتماع میں شمولیت کے لئے تشریف لائیں کیونکہ سائیکلوں سے متعلق حضور کی تحریک صرف خدام کیلئے نہیں بلکہ یہ ایک جماعتی تحریک ہے۔ لہٰذا انصار اللہ کو بھی حتی الوسع حصہ لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار: مرزا مبارک احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ (ربوہ)

پبلشر: مرزا محمود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۶ نبوت ۱۳۵۴ ہش

مغربی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور اسکی اہمیت

جس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تائید و حمایتِ اسلام اور اشاعت نور حضرت خیر الانامؐ کی غرض سے دنیا میں مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ اسلام کے پورے کرۂ ارض پر غالب آنے کی بشارت دی اُس وقت بظاہر اسلام انتہائی کسمپرسی کی حالت میں تھا۔ مسلم حکومتیں زوال پذیر ہو کر مٹ چکی تھیں، ایشیا اور افریقہ کے وسیع علاقے مغرب کی عیسائی حکومتوں کے زیر نگیں آچکے تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مغربی ممالک سے عیسائی پادریوں کے غول کے غول نکل کر مشرقی ممالک میں پھیلتے اور اپنے پھیلنے کے ساتھ ساتھ وہاں عیسائیت کو پھیلاتے چلے جا رہے تھے۔ مشرقی ممالک میں بسنے والے مسلمان دھڑا دھڑ عیسائی ہو رہے تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ عیسائیت پورے کرۂ ارض پر غالب آئے بغیر نہ رہے گی۔

اُس وقت عیسائی پادریوں نے مسلمانوں کی بے بسی اور اسلام کی کسمپرسی کے پیشِ نظر علی الخصوص دو باتوں کا پراپیگنڈا کر کے آسمان سر پہ اُٹھا رکھا تھا۔ ایک یہ کہ وہ وقت قریب آنے والا ہے کہ جب خود مسلمان ملکوں میں بھی کوئی مسلمان ڈھونڈے نہ ملے گا کیونکہ سب عیسائی ہو چکے ہونگے حتیٰ کہ خداوند یسوع مسیح کے شاگرد صحرائے عرب کے سکوت کو توڑ کر مکہ میں بھی پہنچیں گے اور حرم کعبہ میں داخل ہو کر وہاں خداوند یسوع مسیح کے نام کی منادی کریں گے۔ دُوسرے یہ کہ اسلام ایک مشرقی مذہب ہے، یہ مغرب کی فضا میں کبھی سانس لے ہی نہیں سکتا اسلئے اِس امر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ کبھی مغربی ممالک میں پھیلنے میں کامیاب ہو سکے۔ بفرض محال اگر کوئی سر پھرا مسلمان مبلغ اسلام پھیلانے کی غرض سے وہاں گیا بھی تو کوئی اُس کی بات پر کان دھرنے کے لئے آمادہ نہ ہو گا اور بازاروں اور گلیوں میں بچے اُس کا مذاق اُڑا اُڑا کر اُس پہ کیچڑ اُچھالتے پھریں گے۔ عیسائی پادریوں کی یہ تعلّیاں کتابوں کی شکل میں اُن کی مطبوعہ تقاریر میں آج بھی محفوظ ہیں اور ان کے ایک نہیں متعدد حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔

ایسے نازک اور رُوح فرسا حالات میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر عیسائیت کے کالعدم ہونے اور اس کی بجائے دنیا میں اسلام کے غالب آنے کی نہایت تحدّی کے ساتھ پیشگوئی فرمائی اور علی الخصوص مغربی ممالک کے متعلق آپؑ نے فرمایا کہ یہ ممالک جہاں سے عیسائیت کا سیلاب اُمڈ اُمڈ کر پُوری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لیتا چلا جا رہا ہے بالآخر اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس وقت آپؑ کو بار بار مخاطب کر کے یہ بشارت دی کہ میں تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور تیرے ذریعہ سے اسلام کا جو چشمہ ایک دفعہ پھر جاری کیا گیا ہے دُنیا کی ہر قوم اس سے پیئے گی اور اپنی رُوحانی تشنگی بُجھائے گی۔ آپؑ نے یہ بشارتیں سُنانے اور انہیں شائع کر کے دُنیا کو ان سے آگاہ کرنے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ مسلمانوں کو بالعموم اور اپنے متبعین کو بالخصوص اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ عیسائی پادریوں کی یلغار سے ہراساں نہ ہوں، اپنی ہمتوں کو بلند کریں اور نہ صرف مقامی طور پر اُن کا مقابلہ کریں بلکہ خود اُن کے ممالک میں جا کر وہاں اسلام پھیلائیں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:-

"وان کنتم تبکون من صفر یدیکم و مرقع نعلیکم فعسیٰ ان یغنیکم الله من فضله و یعطیکم من منّه فتوبوا الیه و اصلحوا انه یتولی الصالحین و قوموا لاشاعة القرآن و سیروا فی البلدان ولا تصبوا الی الاوطان وفی البلاد الانکلیزیة قلوب ینتظرون اعانتکم و جعل الله راحتهم فی معاناتکم فلا تصمتوا صموت من رأی و تعامی و دعی و تحامی الا ترون بکاء الاخوان فی تلک البلدان و اصوات الخلان ... قوموا لتخلیص العانین و هدایة الضالین ... و قد تحرکت الارواح لطلب صداقة الاسلام فادخلوا الامر من ابوابه ولا تتیهوا کالمستهام"

(نور الحق حصہ دوم صفحہ ۵۰، ۵۱ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

ترجمہ:- اور اگر تم اس لئے روتے ہو کہ تمہارے ہاتھ خالی ہیں اور تمہارا جُوتا پھٹا ہوُا ہے پس قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تم کو غنی کر دے اس کی طرف جھکو اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالحین کو دوست رکھتا ہے۔ قرآن کے شائع کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور شہروں میں پھرو اور اپنے ملکوں کی طرف میل مت کرو اور انگریزی ولایتوں (مغربی ممالک) میں ایسے دل ہیں جو تمہاری مددوں کے انتظار کر رہے ہیں اور خدا نے تمہارے رنج اور ان کے رنج میں راحت لکھی ہے تم اُس شخص کی طرح چُپ مت ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کر لے اور بلایا جائے اور پھر کنارہ کرے کیا تم ان ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سُنتے اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں ... اے لوگو! قیدیوں کے چھڑانے کے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کے لئے کھڑے ہو جاؤ ..... اور بلا شبہ رُوحیں اسلامی صداقت طلب کرنے کے لئے حرکت میں آگئی ہیں پس تحصیل مقصد کے لئے دروازے میں سے داخل ہو جاؤ۔

پھر آپ نے علی الخصوص مغربی ممالک میں (جو اُس زمانہ میں عیسائیت کا گڑھ بنے ہوئے تھے) جا کر وہاں قرآنِ مجید کی اشاعت کرنے اور اسلام پھیلانے کی اہمیت واضح کر کے اِس اہم اور عظیم الشان کام کو سر انجام دینے کی طرف ہی توجہ نہیں دلائی بلکہ ایسے لوگوں کو جو محض للہ ان ممالک میں جا کر تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کریں پہلے سے ایک عظیم الشان بشارت سے بھی نوازا۔ آپ نے فرمایا:-

"ومن ذهب الی البلاد الانکلیزیة خالصاً لله فهو احد من الاصفیاء وان تدرکه الموفات فهو من الشهداء فیا حماة الملّة و یا اهل الغیرة والحمیّة و یا انصار الشریعة المحمّدیّة اعرفوا الزمان فان الحین قد حان و هذا هو الزمان الذی کنتم تؤمّلونه و هذا هو الاوان الذی ما زلتم ترجونه" (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۵۵ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

اور جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً للہ جائے گا پس وہ برگزیدوں میں سے ہو گا اور اگر اسکو موت آجائے گی تو وہ شہیدوں میں سے ہو گا۔ سو اے حامیانِ ملّت اور اے صاحبانِ غیرت و حمیت اور اے مددگارانِ شریعت زمانہ کو پہچانو کیونکہ وقت آگیا اور یہ وہی زمانہ ہے جس کے آنے کے تم امیدوار تھے اور یہ وہی وقت ہے جس کی اُمیدیں ہمیشہ سے تھیں۔

اسکے بعد بہت جلد وہ وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے حسب پیشگوئی آپ کی جماعت میں وہ اصفیاء پیدا کئے جو ہاتھوں میں قرآن لے کر دنیا کے دُوسرے ممالک کی طرح مغربی ممالک میں بھی پہنچے اور انہوں نے وہاں اسلام کی اِس شان سے منادی کی اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کی اِس دردمندی و جانسوزی سے دعوت دی کہ تثلیث اور کفّارہ کا سحر باطل ہوئے بغیر نہ رہا۔ اب جبکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس پیشگوئی پر اسّی سال کا عرصہ ہی گزر رہا ہے دوسرے ممالک میں عیسائیت پھیلنا تو کجا خود مغربی ممالک میں سے عیسائیت کی صف لپیٹ چکی ہے اور وہاں تو مسلم احمدیوں کی ایسی مخلص اور فدائی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں جن کے اخلاص اور جذبۂ فدائیت کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ یورپ اور امریکہ کے متعدد ممالک میں عالیشان مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکے ہیں اور وہاں کی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کر کے قرآنِ مجید کے مترجم نسخے نہایت وسیع پیمانہ پر پھیلائے جا رہے ہیں۔ الغرض وہاں رفتہ رفتہ ایک انقلاب عظیم رُونما ہوتا جا رہا ہے۔ جو دن بدن نمایاں سے نمایاں تر ہوتا جا رہا ہے۔ ایک وقت آئے گا اور وہ وقت دُور نہیں ہے کہ جب دُنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملائکہ کی حقیقت

مکرم مولوی مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی

یہ مقالہ مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۱۲؍دسمبر ۷۲ء میں پڑھا گیا

ملائکہ یا فرشتوں کا تصور انسانی تاریخ میں اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ خود خدا کا تصور۔ کم وبیش ہر مذہب نے ہی ایک ایسی غیر مرئی مخلوق کے وجود کا تصور پیش کیا ہے جو اس کائنات کے انتظام وانصرام پر مامور نظر آتی ہے

آج کی اس مختصر صحبت میں ملائکہ کے متعلق مختلف مذاہب میں پائے جانے والے خیالات اور معتقدات کا جائزہ لینا مقصود نہیں ہے تاہم اس موضوع پر سینکڑوں اور ہزاروں سالوں سے بیان کی جانے والی روایات وحکایات کا ہلکا سا اندازہ عیسائی لٹریچر سے بھی ہو جاتا ہے۔ جرمنی کے عصر حاضر کے مصنف Ursula von Mangoldt اور Winkelhofer کی تصانیف جن پر کہ خود کلیسیا کی چھاپ ہے اس موضوع پر کچھ اس طرح اظہار خیال کرتے ہیں "بچپن میں سنے ہوئے جن بھوتوں اور پریوں کے قصوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے انسان اپنے آپ کو ایک ایسی خوفناک اور مہیب وادی میں محسوس کرتا ہے کہ جہاں پر ملائکہ کے گروہ سے الگ ہو کر اور بغاوت کر کے خدا سے بھاگے ہوئے شیطان اور اس کے چیلے چانٹوں کی یلغار ہو اور انسان اس یلغار سے ہراساں و سراسیمہ آمادۂ گناہ ہوتے ہوئے یہ کہہ رہا ہو میری ہستی ہی کیا ہے کہ میں گناہ سے بچ سکوں جب کہ اس دنیا پر ہے ہی شیطان کا تسلط و تصرف"

ان روایات وحکایات کے بالمقابل اسلام ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی پاکیزہ اور یقینی وحی کے ذریعہ ملائکہ اور ایسے ہی بے شمار مجہول الکنہ امور کی حقیقت کو اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ عقل صحیح انہیں تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور دل یقین سے بھر جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں ملائکہ یا فرشتوں کے وجود کو جو اہمیت حاصل ہے وہ اس بات سے عیاں ہے کہ اسلام کے نقطۂ مرکزی یعنی خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر ایمان کے بعد دوسرے نمبر پر ملائکہ پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی تعلیمات سے یہ بات بالبداہت ظاہر ہوتی ہے کہ ایمان اور عمل بمنزلہ تھیوری اور پریکٹس کے ہیں۔ ایمانیات کے جملہ ارکان بمنزلہ اس بنیاد کے ہیں جس پر ایک مسلمان اپنے اعمال کی عمارت کو تعمیر کرتا ہے پس ملائکہ کے وجود پر ایمان لانا محض ایک عقیدہ کی حد تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ایمان مومن کی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے کہ یہ ایمان خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یہ اسی ایمان کا ثمرہ ہے کہ کبھی تو انسان کے کانوں میں اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا کی سرگوشی سنائی دیتی ہے اور کبھی اسکے کانوں میں یہ سریلی اور سحر آفریں آواز پڑتی ہے نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

جیسا کہ ابھی ذکر کیا ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق ایمان بمنزلہ بنیاد کے ہے جس پر کہ عمل کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ عمارت کی مضبوطی اور پائیداری کا انحصار بنیاد کی مضبوطی پر ہی ہوتا ہے پس بنیاد یعنی ایمان کی پختگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتوں سے پُر کتاب قرآن عظیم میں نہ صرف احکام کو بیان فرمایا ہے بلکہ احکام اور ان کی فلاسفی کو بھی کھول کھول کر اس طرح بیان کر دیا ہے کہ غیر مرئی اشیاء جیسے ملائکہ جو گو مادی وجود نہیں رکھتے لیکن انسان دل کی آنکھوں سے ان کے وجود روحانی کو دیکھتا اور محسوس کرتا ہے۔

قرآن کریم کو دیگر کتب سماویہ پر یہ عظیم الشان خصوصیت بھی حاصل ہے کہ نزولِ قرآن سے اب تک اور آئندہ قیامت تک جو ضرورت پیش آتی ہے یا آئندہ آئیگی قرآن کریم میں پہلے سے اس ضرورت کا تسلی بخش حل موجود ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے منتخب بندوں کو قرآن کریم کے حقائق زمانہ کی ضرورت کے مطابق سمجھا دیتا ہے۔ ملائکہ کی حقیقت کے بارے میں ہمیشہ ہی لوگوں کے دلوں میں بے شمار سوالات اور شکوک پیدا ہوتے رہے ہیں اور مسلمان مفکرین خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ملائکہ کی حقیقت کو بیان کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن اس زمانہ میں جو علوم وفنون کی انتہائی ترقی اور انسانی فہم وادراک کے عروج کا زمانہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو ملائکہ کی حقیقت کے بارے میں قرآن کریم کا جو فہم اور علم عطا کیا ہے اس کی مثال پہلے کہیں نہیں ملتی۔

اس موضوع پر حضور کا عارفانہ کلام علم و حکمت اور معرفت کا ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ معرفت الٰہی کا ایک ایسا سمندر ہے جس میں غوطہ زنی کرکے انسان ایمان کامل جیسے جوہر بے بہا کو پا لیتا ہے اور پھر انسان نہ صرف زبان سے ملائکہ کے وجود کا اقرار کرتا ہے بلکہ اس کا دل بھی پورے انشراح کے ساتھ علیٰ وجہ البصیرت یہ پکار اٹھتا ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِكَتِہٖ۔ حضرت سلطان القلم علیہ السلام وجود ملائکہ اور ایسے ہی دوسرے مسائل کے بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دیئے جانے والے علم کا ذکر کرتے ہوئے آئینہ کمالات اسلام میں اپنے مخصوص ماموریانہ انداز میں تحریر فرماتے ہیں

"اور اس جگہ یہ واضح رہے
کہ یہ مسئلہ اُن مسائل میں سے ہے
جن کے اثبات کے لئے خدا تعالیٰ
نے قرآن کریم کے استنباط
حقائق میں اس عاجز کو منفرد
کیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک"
(آئینہ کمالات اسلام ص ۸۹)

حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے خاص علم پا کر اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" اور "توضیح مرام" میں حقیقت ملائکہ کے موضوع پر اسلامی نظریہ کو بیان کرتے ہوئے سیر حاصل بحث کی ہے اور اس مسئلہ کے متعلق ہر ممکن پہلو کو دلائل اور براہین کی روشنی میں نصف النہار کی طرح واضح اور روشن کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ ملائکہ کا وجود ایک یقینی اور قطعی حقیقت ہے اسی طرح جیسے کہ انسان ایک حقیقت ہے سورج ایک حقیقت ہے اور چاند ایک حقیقت ہے۔ ملائکہ کا وجود خالق حقیقی اور اس کی مخلوق کے مابین ایک واسطہ کے طور پر ہے۔ ملائکہ خدا تعالیٰ کے پیغام اور اس کے احکام کو دنیا تک پہنچاتے ہیں اور منشاء الٰہی کا دنیا میں نفاذ کرتے ہیں لیکن اس سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے اجراء اور نفاذ کے لئے ملائکہ کے سہارا کا محتاج ہے بلکہ حقیقت یہی ہے کہ اس کی حکمت تامہ نے اسی طرح پسند فرمایا ہے کہ اس کائنات کو چلانے کے لئے ایک نظام ہو اور جیسے کہ عالم جسمانی میں ایک نظام ہے عالم روحانی میں بھی ایک نظام ہو اور اس نظام کا ہونا ذات باری میں کسی کمی یا نقص پر دال نہیں ہے بلکہ بجائے خود اس کے قادر اور مالک کل ہونے پر گواہ ہے۔ اس موضوع پر حضرت مسیح موعودؑ کی تالیف منیف "آئینہ کمالات اسلام" کا ایک روح پرور اقتباس درج ذیل ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"پس واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کو کسی چیز کی حاجت نہیں نہ فرشتوں کی نہ آفتاب کی نہ ستاروں کی لیکن اسی طرح اس نے چاہا کہ تا اس کی قدرتیں اسباب کے توسط سے ظاہر ہوں اور تا اس ذریعہ سے انسانوں میں حکمت اور علم پھیلے۔ اگر اسباب کا توسط درمیان نہ ہوتا تو نہ دنیا میں علم ہیئت ہوتا نہ نجوم۔ نہ طبعی نہ طبابت نہ علم نباتات یہ اسباب ہی ہیں جن سے علم پیدا ہوئے۔ تم سوچ کر دیکھو کہ اگر فرشتوں سے خدمت لینے سے کچھ اعتراض لازم آتا ہے تو پھر یہ اعتراض سورج اور چاند اور کواکب اور نباتات اور جمادات اور عناصر سے خدمت لینے میں پیدا ہوتا ہے جو شخص معرفت کا کچھ حصہ رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ ہر یک ذرہ خدا تعالیٰ کے ارادہ کے موافق کام کرتا ہے اور ایک قطرہ پانی کا جو ہمارے اندر جاتا ہے وہ بھی بغیر اذن الٰہی کے کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاثیر موافق یا مخالف ہمارے بدن پر ڈال نہیں سکتا۔ پس تمام ذرات اور سیارات وغیرہ درحقیقت ایک قسم کے فرشتے ہیں جو دن رات خدمت میں مشغول ہیں۔ کوئی انسان کے جسم کی خدمت میں مشغول ہے۔ اور کوئی روح کی خدمت میں اور جس حکیم مطلق نے انسان کی جسمانی تربیت کے لئے بہت سے اسباب کا توسط پسند کیا اور اپنی طرف سے بہت سے جسمانی مؤثرات پیدا کئے تا انسان کے جسم پر انواع و اقسام کے طریقوں سے اثر ڈالیں۔ اسی وحدہٗ لاشریک نے جس کے کاموں میں وحدت اور تناسب ہے یہ بھی پسند کیا کہ انسان کی روحانی تربیت بھی اسی نظام اور طریق سے ہو کہ جو جسم کی تربیت میں اختیار کی گئی۔ تا وہ دونوں نظام ظاہری و باطنی اور روحانی اور جسمانی اپنے تناسب اور یکرنگی کی وجہ سے صانع واحد مدبر بالارادہ پر دلالت کریں پس یہی وجہ ہے کہ انسان کی روحانی تربیت بلکہ جسمانی تربیت کے لئے بھی فرشتے وسائط مقرر کئے گئے مگر یہ تمام وسائط خدا تعالیٰ کے ہاتھوں میں ہو کر اور ایک کل کی طرح ہیں جس کو اس کا پاک ہاتھ چلا رہا ہے۔ اپنی طرف سے نہ کوئی ارادہ رکھتے ہیں اور نہ کوئی تصرف۔ جس طرح ہوا خدا تعالیٰ کے حکم سے اندر چلی جاتی ہے اور اسی کے حکم سے باہر آتی ہے۔ اور اسی کے حکم سے تاثیر کرتی ہے۔ یہی صورت اور بتمامہ یہی حال فرشتوں کا ہے۔ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۸۶ تا ۸۸ حاشیہ)

(باقی)

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع

امسال لجنہ انڈونیشیا نے اپنا سالانہ اجتماع کلی طور پر الگ منعقد کیا جو ۲۳ اگست اور ۲۴ اگست دو دن جاری رہا۔ جبکہ گزشتہ سالوں میں جماعت کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ہی لجنہ بھی اپنا ایک الگ اجلاس منعقد کر لیا کرتی تھیں۔ اس اجتماع میں لجنہ انڈونیشیا کی ۲۷ برانچز کی کم و بیش ۶۵۰ خواتین اور نمائندگان نے شرکت کی۔ اس موقعہ کے لئے بھجوایا ہوا حضرت سیدہ صدر لجنہ مرکزیہ کا گرانقدر پیغام ڈاک کی گڑبڑ کی وجہ سے انہیں اگرچہ اجتماع کے اگلے روز ملا۔ لیکن انہوں نے فوری طور پر اس کی نقلیں سائیکلوسٹائل کروا کے تمام برانچز میں تقسیم کروا دیں۔

دونوں دنوں میں کل ۸ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں مکرم رئیس التبلیغ صاحب جماعت انڈونیشیا۔ صدر صاحبہ لجنہ انڈونیشیا کے افتتاحی خطابات کے بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سلور جوبلی رپورٹ۔ نمائندگان برانچز انڈونیشیا کی مجلس شوریٰ۔ مقابلہ حسن قرأت۔ مقابلہ معلومات وغیرہ۔ مقابلہ تحریری مقالہ جات۔ کھانا پکانے کے مقابلہ جات جماعت کے مبلغین کرام کی تقاریر وغیرہ پروگرام پر مشتمل تھے۔

تقسیم انعامات کے بعد دعا کے ساتھ لجنہ انڈونیشیا کا یہ کامیاب اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد تمام خواتین نے جماعت انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

(نائبہ سیکرٹری لجنات بیرون از پاکستان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزی شاہد مسعود طالب علم سول انجینئرنگ کلاس POLYTECHNIC کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ آپریشن کر کے اس کی ہڈی میں کیل لگایا جائے گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد داؤد میاں۔ ایڈووکیٹ۔ لاہور)

۲۔ میرے نانا جناب میاں شبیر محمد صاحب کی آنکھوں کا آپریشن ہو رہا ہے آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد یوسف شاکر۔ لاہور)

۳۔ محترمہ عطیہ ودود صاحبہ زوجہ چوہدری سلیم احمد صاحب آف ڈگری ضعف قلب اور بلڈ پریشر کی تکلیف کی وجہ سے کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(ظہیر الدین شاہد مربی۔ عمر کوٹ (سندھ))

۴۔ میرے ماموں جنید کاروباری مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ مشکلات دور فرمائے آمین۔

(مبشر احمد ناصر۔ کراچی)

والدہ محترمہ سردار بیگم مرحومہ کی یادیں

محترمہ فرحت افزا صاحبہ ایم اے۔ پیپلز کالونی۔ لاہور

میری پیاری امی جان سردار بیگم مرحومہ ۱۹۱۲ء میں بٹالہ ضلع گورداسپور کے ایک ایسے گھرانہ میں پیدا ہوئیں جو مالی لحاظ سے بہت اچھا مگر دنیا کی لہو و لعب میں مشغول تھا۔ نومبر ۱۹۳۳ء میں آپ کی شادی والدم مرحوم چوہدری علی محمد عاصی صاحب سے ہوئی اور شادی کے ایک سال بعد دسمبر ۱۹۳۴ء میں آپ کو حضرت المصلح الموعودؓ کے ہاتھ پر احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ کو احمدیت پر بڑا پختہ ایمان تھا۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ذکر بہت محبت سے فرمایا کرتیں اور آپ کی سیرت اور شکل و صورت کا نقشہ اتنے اچھے انداز میں کھینچا کرتیں کہ ہم نے اگرچہ انہیں نہیں دیکھا تھا۔ مگر آپ کی شکل ہماری نظروں کے سامنے آ جاتی۔ حضرت المصلح الموعودؓ کا ذکر نہایت عقیدت سے کیا کرتیں۔ حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے اخلاق فاضلہ آپ کے ذہن پر نقش تھے چندے باقاعدہ ادا کرتیں اور مرکز کی طرف سے اٹھنے والی ہر تحریک پر لبیک کہتیں۔ وفات سے پہلے تمام تحریکات کے چندے آپ ادا کر چکی تھیں۔ جلسہ سالانہ، سالانہ اجتماع اور تعلیم القرآن کلاس میں ہمیں بڑے شوق سے بھجوایا کرتیں۔ سالانہ مقابلوں اور تعلیم القرآن کلاس کے امتحان میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے پر انعامات ملتے تو بہت خوشی کا اظہار فرماتیں۔

نمازیں باقاعدگی سے پڑھا کرتیں رات تین بجے صبح اٹھتیں اور نماز تہجد ادا کرنا آپ کا معمول تھا۔ نماز تہجد اور دوسری نمازوں میں گڑگڑا کر دعائیں کرتیں۔ تسبیح، تحمید اور استغفار بہت کرتیں۔ تلاوت قرآن کریم بڑی خوش الحانی سے کرتیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں بہت سی بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔

اپنی زندگی میں کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کیا۔ سب کے ساتھ ہمیشہ محبت اور اتفاق سے رہیں۔ سسرال والوں سے بھی آپ نے حتی المقدور حسن سلوک کی کوشش کی بہت ہنس مکھ۔ خوش اخلاق اور ملنسار تھیں کبھی کسی سے ناراضگی ہوتی تو خاموشی اختیار کر لیتیں۔ کبھی شکوہ نہ کرتیں۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ بے حد غریب پرور تھیں۔ عورتیں آپ کے پاس اپنی ضروریات بیان کرتیں تو آپ حتی المقدور ان کی حاجت روائی کی کوشش کرتیں میں نے آپ کی وفات پر بہت سی غریب عورتوں کو روتے اور بلکتے دیکھا ہے۔ مگر شکوہ تو کبھی آپ کی زبان پر آیا ہی نہیں تھا۔ بڑی مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے ان کا نہایت خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔

آپ بڑی صابرہ اور شاکرہ تھیں۔ طویل اور تکلیف دہ بیماری میں بھی آپ کی زبان سے استغفار، تسبیح و تحمید ہی سنی۔ بے صبری کا کوئی کلمہ نہیں نکلا۔

کفایت شعار بے حد تھیں۔ تھوڑے خرچ میں بھی گھریلو نظام بہتر طور پر چلاتیں۔ فضول خرچ نہیں تھیں۔ خوراک اور لباس کے معاملہ میں بھی نہایت سادہ تھیں۔ صفائی کی بہت دلدادہ تھیں۔ روزانہ نہانا، مسواک کرنا۔ کپڑے بدلنا اور کنگھی کرنا آپ نے اپنا دستور بنا رکھا تھا

عرصہ پانچ سال سے آپ بیمار چلی آ رہی تھیں۔ لیکن بیماری اتنی شدید نہ تھی کہ آپ چل پھر نہ سکیں۔ آپ بیماری کے دوران گھر کا سارا کام کاج کرتی تھیں۔ تین سال قبل پیٹ کا آپریشن ہوا اور پیٹ سے کینسر کی رسولی نکلی۔ آپریشن کامیاب رہا۔ اور اڑھائی سال تک صحت بہت اچھی رہی۔ لیکن چند ماہ پیشتر پھر کینسر کی رسولی ابھری اور علاج معالجہ کیا گیا۔ مگر ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آپ نے مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۷۴ء بروز اتوار صبح سات بجے وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیلاب کی وجہ سے رستے بند تھے۔ اس لئے انہیں یہاں امانتاً دفن کر دیا گیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(آمین)

کل آمد پر شرح کیمطابق ادائیگی کیجئے

معزز وکلاء، تاجر، ڈاکٹر، صنعت کار اور زمیندار احباب سے گزارش ہے کہ کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، جلسہ سالانہ) ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

امسال سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ انشاء اللہ مورخہ ۹-۱۰-۱۱ نبوت ۱۳۵۲ ہش (نومبر ۱۹۷۳ء) کو منعقد ہو رہا ہے جس میں سابقہ روایات کے مطابق پروگرام میں تقریری مقابلہ بھی رکھا گیا ہے۔

اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ نیز اس پروگرام میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

تقریری مقابلہ کے عناوین

۱۔ اطاعت نظام کی اہمیت
۲۔ نماز جماعت کا فلسفہ
۳۔ قربانی۔ ترقی کا زینہ
۴۔ خلافت ثالثہ کی تحریک "اشاعت قرآن"

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید منیر احمد صاحب بخاری ابن محترم حکیم سید پیر احمد صاحب بخاری سیالکوٹ کو فرزند عطا فرمایا ہے احباب نومولود کے بابرکت عمر پانے اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک بشارت احمد ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل موصیان کرام کے موجودہ پتے بغرض خط و کتابت درکار ہیں۔ اگر یہ اعلان ان کی نظر سے گزرے تو وہ خود ورنہ جس دوست کو بھی ان کے پتہ کا علم ہو دفتر ھذا کو اس سے آگاہ کریں۔

۱۔ مکرم محمد عبدالحی ولد محترم صالح محمد صاحب حیدر آبادی وصیت نمبر ۸۲۵۰

۲۔ مکرمہ عزیزیہ بیگم صاحبہ اہلیہ صالح محمد صاحب حیدر آبادی وصیت نمبر ۸۲۲۷

۳۔ غلام سرور بٹ وصیت نمبر ۵۳۹۵
سابق ایڈریس محلہ قاسم پورہ متصل مسجد نوراں ریلوے روڈ گجرات۔
موصی موصوف میگاڈی (کینیا) میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔

۴۔ شیر دل ولد سجاول خان صاحب وصیت نمبر ۱۳۵۶۹ سابق سکونت کنڑی ضلع تھرپارکر سندھ

دعائے مغفرت

۱۔ ہمارے والد محترم میاں فضل حق صاحب صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال ۲۴ اکتوبر کو بعمر ۷۲ سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جنازہ بذریعہ بس ربوہ لایا گیا جہاں ۲۵ اکتوبر کو احاطہ مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

صلاح الدین ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔ مبارک احمد احمد نگر۔ محمد اسلم صدر گوگیرہ

۲۔ خاکسار کی خوش دامن محترمہ مہر النساء اہلیہ ارشد علی خان صاحب بمقام بیدا تحصیل محمدی ضلع کھیری لکھیم پور (حال محلہ دار الیمن ربوہ) عرصہ سوا سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۸ اکتوبر بروز اتوار (عید الفطر) صبح ۸½ بجے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر مسجد گولبازار ربوہ میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی ازاں بعد تدفین عام قبرستان میں مکمل ہونے پر مکرم منشی سردار محمد صاحب کاتب الفضل نے دعا کرائی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(عبدالسند کارکن دفتر خزانہ۔ ربوہ)

خالص
ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات
۳x-۶x-۳۰-۲۰۰ تا ایک لاکھ۔ گولیاں ٹکیاں ملک شوگر آئینگ شوگر ٹنکچر اور کتب لاہور کے نرخ پر خریدیے۔
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال
رحمت بازار۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

شہزین
شہزین
شہزین
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوائی
حکیم نظام جان اینڈ سنز
ربوہ۔ ٹنڈو محمد خان۔ گوجرانوالہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک!
"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔" سالانہ چندہ صرف/۸ روپے (مینیجر)

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں ان کی قدر کیجئے
اگر
پائیوریا (دانت خورہ) کی تکلیف ہو تو پائیوکیور
کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو کیریز کیور
استعمال کیجئے۔ فی کورس/۱۰ روپے وی پی/۱۱ دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

قابل فروخت
ایک عدد ہیئرنگ کمبائنڈ ہارویسٹر معہ بہت سے سپیئر پارٹس کے نہایت اچھی حالت میں قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب کمبائنڈ صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ضرورت ہے
تجربہ کار محنتی ٹریکٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول رہائش کے لئے پختہ مکان۔ بجلی لگی ہوئی ہے معہ جملہ سہولتوں کے۔ معرفت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری درخواستیں بھجوائیں۔

درخواست دعا! میری والدہ محترمہ اہلیہ محمد صادق صاحب مینیجر الفاروق رنگ محل لاہور بیمار ہیں اور بغرض اپریشن لائل ہسپتال میں داخل ہیں طبیعت زیادہ ناساز ہے اور بہت کمزوری ہے احباب کرام سے اپریشن کی کامیابی اور کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر ناصر احمد صحرائی لیبارٹری ایریا ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

بقیہ صفحہ اوّل

ضلع لاہور سوم قرار پائے ہیں۔ حضور نے ان مجالس کے عہدیداروں کو نیز فضل عمر درس القرآن کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام کو مصافحہ کا شرف بخشا اور انہیں اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔

اس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب جاوید لاہور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا۔

سائیکل چلانے کی تحریک

حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ سالانہ اجتماع بہت سی خوشیوں اور کامیابیوں کے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے بڑا ہی کامیاب رہا ہے۔ اسکے بعد حضور نے فرمایا کہ ماضی قریب میں میں نے جماعت میں سائیکل چلانے کی جو تحریک کی تھی اسکے نتیجہ میں ایک طرف کراچی اور سندھ سے اور دوسری طرف راولپنڈی سے اور تیسری طرف سیالکوٹ کی طرف سے بہت سے خدام سائیکلوں پر لگاتار ۸۰ اور ۱۰۰ میل کے درمیان روزانہ مسافت طے کر کے اپنے اس اجتماع میں شامل ہوئے۔ (واضح رہے کہ سائیکلوں پر باہر سے آنے والے خدام کی تعداد ۶۹۳ تک پہنچ گئی تھی)

حضور نے فرمایا کہ اس دفعہ مجلس شوریٰ کے موقع پر میں نے یہ تحریک بھی کی تھی کہ سائیکلوں پر ایسے وفود کی تشکیل کی جائے جو اپنے اپنے ضلع کے ہر شہر گاؤں اور قصبہ تک پہنچ کر ان سے رابطہ قائم کریں اور ان کی تکالیف اور مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کریں حضور نے فرمایا کہ اس سلسلے میں جو رپورٹ ملی ہے اس کی رُو سے اس مہم میں ضلع سرگودھا اوّل آیا ہے جس کے خدام نے ضلع کے کل ۱۰۷۸ دیہات میں ۱۰۳۹ دیہات سے رابطہ قائم کیا۔ ضلع تھرپارکر (سندھ) دوم رہا۔ جو ۱۷۰۳ گاؤں میں سے ۹۰۴ گاؤں تک پہنچا حضور نے اس سلسلہ میں ضلع وار تفصیلی رپورٹ بیان فرمائی۔ اور جو اضلاع اس مہم میں پیچھے رہے ہیں انہیں تحریک فرمائی کہ وہ بھی اس میں پوری طرح حصہ لیں حضور نے اس مہم میں اوّل رہنے والے ضلع سرگودھا کے قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو ایک ہزار روپیہ انعام عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ انعام مبارک کرے۔

اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد

حضور نے خدام الاحمدیہ کے اجتماعوں میں حاضری کے گوشوارہ کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر بھی خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ جہاں ۱۹۶۹ء میں سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد ۲۵۰۰ تھی وہاں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۲۳۹ خدام اس میں شریک ہوئے ہیں گویا قریباً دوگنی تعداد ہوگئی۔ الحمدللہ۔

امت مسلمہ اخرجت للناس ہے

اس کے بعد حضور نے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (آل عمران) کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو صرف خیر امت ہی نہیں بلکہ اخرجت للناس بھی قرار دیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اسی طرح امت مسلمہ بھی پوری دُنیا کی بھلائی ہمدردی اور مدد کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اس بھلائی کا آخری جلوہ کمال یہ ہے کہ پوری دُنیا اُمت واحدہ بن کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ اس مہم کا آغاز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہوا اور اس کی انتہائی کامیابی اور عروج خود حضورؐ کی بشارت کے ماتحت مہدی معہود کی بعثت کے ساتھ وابستہ تھا۔ جبکہ خیر و شر اور شیطان و رحمان کی آخری جنگ مقدر تھی۔

چنانچہ یہ جنگ مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ شروع ہو گئی یہ بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی جبکہ تمام باطل مذاہب نے مل کر اسلام کے خلاف ایسی خطرناک یلغار کی تھی جس کا آج ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ باطل سمجھتا تھا کہ میں اسلام کو یوں ملیامیٹ و نابود کر دوں گا کہ دیکھنے کے لئے بھی کوئی مسلمان نہ رہے گا۔ مگر یہ وہ خواب تھی جو شرمندۂ تعبیر نہ ہوئی۔ کیونکہ عین اسی نازک زمانہ میں یہ آسمانی آواز بلند ہوئی کہ ہم مہدی معہودؑ کو بھیج رہے ہیں جو روحانی ہتھیاروں سے اس حملہ کو پسپا کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ کفر کا حملہ ایسا پسپا ہوا کہ آج ایک دنیا معترف ہے کہ عیسائیت اسلام سے شکست کھا رہی ہے

چنانچہ خود عیسائی حلقے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ افریقہ کی سرزمین میں اگر ایک شخص عیسائی ہوتا ہے تو اس کے بالمقابل ۹ افراد جماعت احمدیہ کے ذریعہ مسلمان ہو رہے ہوتے ہیں

اسلام کی روحانی یلغار

حضور نے فرمایا۔ ادیان باطلہ کا حملہ بے شک پسپا ہو گیا مگر ہمارا کام ختم نہیں ہوا۔ کیونکہ محض یہی اس کا دفاع نہیں کرنا بلکہ روحانی یلغار کے ذریعہ ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ یہ مہم شروع ہو چکی ہے بگل بجا دیا گیا ہے جنگ جاری ہے اور ہم شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ گو ہم انتہائی کمزور ہیں مادی سامان۔ دولت اور سیاسی اقتدار ہمارے پاس نہیں ہیں لیکن اگر ہماری جماعت کا ہر طبقہ مرد عورتیں، بچے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش اور قربانی پیش کر دیں تو پھر جو باقی کمی رہ جائے گی وہ خدا تعالیٰ خود اپنے وعدے اور بشارت کے ماتحت پوری کر دے گا، کیونکہ غلبہ اسلام کی یہ مہم مہدی معہودؑ کی جماعت سے ہی وابستہ ہے اور یہ مہم بہرحال کامیاب ہو کر رہے گی یہ خدائی وعدہ ہے اور خدا جو وعدہ کرتے وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ سرمایہ داری یا اشتراکیت کے پاس دکھی انسانیت کی مدد کرنے کے حقیقی سامان نہیں ہیں۔ یہ مدد صرف اسلام ہی کر سکتا ہے کیونکہ اسلام بنی نوع انسان کی بہتری اور غربا کی بھلائی کے لئے جو تعلیم دیتا ہے یہ دنیوی اور مادی تحریکیں تو اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتیں ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم خود بیدار ہو کر اپنی اہم اور نازک ذمہ داریوں کو ادا کریں حضور نے فرمایا۔ ہمارے ہتھیار دعائیں۔ سچی ہمدردی۔ بھلائی اور خدمت ہیں۔ ہم خدمت کے مقام پر قائم کئے گئے ہیں اور یہی مقام ہمیں زیب دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیوی دولتیں ہمارے لئے کوئی کشش نہیں رکھتیں۔ ہمارے لئے ہمارے خدا کی رضا اور اسی کی بشارتیں کافی ہیں۔ بشرطیکہ ہم اپنے آپ کو ان بشارتوں کا اہل بنائیں۔ حضور نے فرمایا یہ جماعت کے مردوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ احمدی خواتین کو بھی اپنے پہلو بہ پہلو دین کی خدمت کے لئے تیار کریں۔ جماعت کے کسی حصہ اور طبقہ کی ہم تغافل زدہ حالت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عورتوں، مردوں، بچوں سب کو بیدار ہو کر ایک دوسرے کی تربیت کرنی چاہیئے تاکہ جو عظیم ذمہ داریاں ہم پر عائد کی گئی ہیں ہم انہیں ادا کر سکیں۔

خدام الاحمدیہ کے نئے صدر

اپنی بصیرت افروز تقریر کے آخر میں حضور نے اعلان فرمایا کہ خدام کے نمائندوں نے آئندہ دو سال کے لئے اپنے نئے صدر کے انتخاب کے متعلق اجتماع میں جن آراء کا اظہار کیا ہے ان کے مطابق مکرم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کو ۷۴۷ مکرم شفیق احمد صاحب قائد کو ۸۷۸ اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کو ۳۶۹ آراء حاصل ہوئی ہیں۔ لیکن کثرت رائے کی سفارش کو منظور نہ کرتے ہوئے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو آئندہ دو سال کے لئے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا صدر مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں پوری طرح کام کرنے کی توفیق دے حضور نے فرمایا۔ آپ کے سابق صدر چوہدری حمید اللہ صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی اور خوش اسلوبی سے کام کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

آخر میں حضور نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ پھر پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

۱۔ مکرم عباد اللہ صاحب گیانی مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ کے بازو کا لاہور میں اپریشن ہو گیا ہے اور محض خدا کے فضل سے ٹھیک طرح پر جڑ گئی ہے۔ بازو پر پلستر لگا دیا گیا ہے، احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ، خالہ محترمہ اور ایک بچہ عزیز شفیق محمود طاہر ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ ان سب کی کامل شفایابی کے لئے قارئین الفضل اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (مبشر احمد طاہر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پسرور)

۳۔ خاکسار کا بچہ رضا مجیبی بیمار ہے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلد شفا بخشے آمین۔ (ہدایت احمد کاتب الفضل ربوہ)